شفایابی سے متعلق برکات نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خصوصی مطالعہ

A special study of the blessings of the Prophet ﷺ on healing

* **Dr. Nighat Akram ,** Assistant Professor , Department of Islamic Studies of management, humanities and social sciencs, University of Poonch, Rawalakot, Ajk.

* **Dr. Abdul Rehman Kaloi ,** Assistant Professor, Department of Comparative religion and Islamic Culture, University of Sindh , Jamshoro.

* **Dr. Hafiz Sibghatullah Bhutto,** Assistant professor , Department of Comparative religion and Islamic Culture, University of Sindh , Jamshoro.

Abstract

It is an undisputed fact that the blessings of the Holy Prophet ﷺ are common and many people were healed by the blessings of the Holy Prophet ﷺ.With the blessing of Mustafa's hand, Hazrat Hanzala (RA) used to give grace to others. With the blessing of Mustafa hand, Hazrat Abu Zaid Ansari's hair remained black throughout his life. The broken leg of Hazrat Abdullah bin Atiq was healed by the healing hand. Hazrat Abu Huraira memory increased. The Holy Prophet (PBUH) placed his blessed hand on the chest of Hazrat Ali (RA) with whose blessings he never had any difficulty in making any decision. Hazrat Umm Salma (RA) had the blessed hair of the Holy Prophet (SAW) in a silver bottle. When people were sick, they were blessed by these hairs and healed by their blessings. By the blessing of Hair Mubarak, the sick person was cured. Shah Abdul Rahim got well with the blessings of hair Mubarak. Hazrat Abu Bakr Siddiq (RA) and Hazrat Ali Murtaza (RA) were healed by the blessing of blessed saliva. With the blessings of the Prophet's cloak, Imam Busiri was cured. The companions of the Prophet (PBUH) received blessings from the mashkiza and the blessed stick.

موضوع تحقیق کا تعارف واہمیت اور پس منظر :

یہ حقیقت ہے کہ انبیاء و صالحین سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کو بطورِ تبرک محفوظ رکھنا اور ان سے برکت حاصل کرنا حضرات صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔ آج بھی اہلِ محبت ان تبرکاتِ مقدسہ کو حصولِ فیض و برکت کا ذریعہ سمجھتے ہیں ۔کتبِ احادیث و سیر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کروانے کے علاوہ اور بھی بہت سی صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کرتے تھے، مثلاً وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کا اپنے اوپر مسح کرواتے، خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو تبرکاً مس کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے تبرک حاصل کرتے جس پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست اقدس دھوتے اس دھوون سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک اور لعابِ دہن مبارک سے تبرک حاصل کرتے، وہ موئے مبارک جو حجامت کے وقت اترتے، نیچے نہ گرنے دیتے تھے، مزید برآں ناخن مبارک سے، لباس مبارکِ سے، عصاء مبارک سے، انگوٹھی مبارک سے، بستر مبارک سے، چارپائی مبارک سے، چٹائی مبارک سے، الغرض ہر اس چیز سے تبرک حاصل کرتے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اقدس سے کچھ نہ کچھ نسبت ہوتی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر مبارک سے بھی تبرک حاصل کیا بلکہ جن مکانوں اور رہائش گاہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکونت اختیار فرمائی، جن جگہوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائیں اور جن راستوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے ان کی گرد و غبار تک کو انہوں نے موجبِ برکت جانا۔ یہاں تک کہ صحابہ و تابعین کے ادوار کے بعد نسلاً بعد نسلاً ہر زمانے میں اکابر ائمہ ومشائخ اور علماء و محدثین کے علاوہ خلفاء وسلاطین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار و تبرکات کو بڑے ادب و احترام سے محفوظ رکھتے چلے آئے ہیں اور خاص مواقع پر بڑے اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو ان تبرکات کی زیارت کروائی جاتی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ استعمال متعدد چیزیں بطور تبرک موجود تھیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ان چیزوں سے حصولِ برکت کے لئے جس جذبۂ عقیدت و محبت کا اظہار کیا وہ تاریخ و سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

سابقہ کام کا تحقیقی جائزہ:

زیر نظر موضوع تحقیق پر امام ابو نعیم اصبہانیؒ کی دلائل النبوۃ، جعفر بن محمد مستغفریؒ کی دلائل النبوۃ، امام بیہقیؒ کی دلائل النبوۃ، امام ابو بکر الفریابیؒ کی دلائل النبوۃ، امام احمد رضاؒ کی الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء، ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی، برکات مصطفی ﷺ، الانوار فی خصال النبی المختار ﷺ، خصائص مصطفی ﷺ، مفتی محمد اللہ بخش قادری کی لعاب نبوی کی برکات، محمد منظور احمد فیضی کی مقام رسول ودیگر کتب تصنیف ہو چکیں ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ کے خصائص وخصائل پر تفصیلا روشنی ڈالی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور آپ ﷺ کی متبرک اشیاء سے شفایابی کے متعلق روایات کو یکجا کرنے اوران پر تجزیہ کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس خلا کو پر کرنے کیلئے زیر نظر موضوع تحقیق کا انتخاب کیا گیا ہے۔

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کا عمل:

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن حضور نبی اکرم ﷺ کے جبہ مبارک سے شفا طلب کرتیں تھیں چنانچہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنھما کے غلام حضرت عبد اللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنھا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا:

هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اﷲِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ : هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي اﷲ عنها حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.[1]

یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا اور یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی

[1] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب اللباس والزینۃ، باب: تحریم استعمال إناء الذهب والفضۃ علی الرجال، 3 / 1641، حدیث: 2069

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے (ان بیماروں کے لئے) شفا طلب کی جاتی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں سے زہر کا رفع ہونا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضری پیش کرتے اور اپنے مرض کا علاج کرواتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر جب سانپ نے ڈسا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب مبارک لگایا تو سانپ کا درد اور زہر ختم ہو گیا۔

عَن عُمَرَذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَار فَلَمَّا انتهينا إِلَيْهِ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَاره وسدها بِهِ وَبَقِي مِنْهَا اثْنَان فألقمها رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ رَأسه فِي حجره وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحر وَلم يَتَحَرَّك مَخَافَة أَن ينتبه رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟» قَالَ: لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ[2]

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) ان کے سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر چھڑ گیا تو وہ (ان کی پاکیزہ وبلند قدر زندگی کو یاد کر کے) رونے لگے اور پھر بولے: مجھ کو آرزو ہے کہ کاش میری پوری زندگی کے اعمال (قدر و قیمت کے اعتبار سے) حضرت ابو بکر کے صرف اس ایک دن کے عمل کے برابر ہو جاتے جو (آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ حیات کے) دنوں میں سے ایک دن تھا۔ یا اس ایک رات کے عمل کے برابر ہو جاتے جو (آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ حیات کی) راتوں میں سے ایک رات تھی یہ ان کی اس رات کا ذکر ہے جس میں وہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ سفر ہجرت پر روانہ ہوئے اور غار ثور ان کی پہلی منزل بنا تھا، جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور حضرت ابو بکر اس غار میں پر

[2] محمد بن عبد اللہ الخطیب، مشکوۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر، الفصل الثانی، ج:۳، ص:۱۷۰۰، حدیث:۶۰۳۴

پہنچے (اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے غار میں داخل ہونا چاہا) تو حضرت ابو بکر نے کہا: اللہ کے واسطے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس غار میں ابھی داخل نہ ہوں پہلے میں اندر جاتا ہوں تا کہ اگر اس میں کوئی موذی چیز (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) ہو اور وہ ضرر پہنچائے تو مجھ کو ضرر پہنچائے نہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو۔ اور یہ (کہہ کر) حضرت ابو بکر (آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے غار میں داخل ہو گئے اور اس کو جھاڑ جھٹک کر صاف کیا۔ انہوں نے غار کے ایک کونے میں کئی سوراخ بھی دیکھے تھے ان میں سے بیشتر سوراخوں کو انہوں نے اپنے تہبند سے چیتھڑے پھاڑ کر بند کر دیا اور جو دو سوراخ (اس وجہ سے) باقی رہ گئے تھے (ان کو بند کرنے کے لئے تہبند کے چیتھڑوں میں سے کچھ نہیں بچا تھا) ان کے منہ میں وہ اپنے دونوں پاؤں (کی ایڑیاں) اڑا کر بیٹھ گئے (تا کہ کسی زہریلے اور موذی جانور کے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہے) پھر انہوں نے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ اب اندر تشریف لے آیئے! چنانچہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) غار میں داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک حضرت ابو بکر کی گود میں رکھ کر سو گئے، اسی دوران ایک سوراخ کے اندر سے سانپ نے حضرت ابو بکر کے پاؤں کو کاٹ لیا لیکن (وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور) اس ڈر سے اپنی جگہ سے حرکت بھی نہیں کی کہ کہیں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جاگ نہ جائیں۔ آخر (شدت تکلیف سے) ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے اور رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ مبارک پر گرے (جس سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آنکھ کھل گئی) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (ان آنکھوں میں آنسو دیکھے تو) پوچھا: ابو بکر! یہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے (کسی زہریلے جانور یعنی سانپ نے) کاٹ لیا ہے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (یہ سن کر) اپنا مبارک لعاب دہن (ان کے پاؤں میں کاٹی ہوئی جگہ پر) ٹپکا دیا اور (تکلیف واذیت کی) جو کیفیت ان کو محسوس ہو رہی وہ فورا جاتی رہی۔

دستِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ دوسروں کو فیض یاب کرتے رہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ سے شفایاب ہوتے اور یہی فیض آگے تقسیم کرتے اور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے اللہ تعالی دوسروں مریضوں کو بھی شفایابی عطا فرماتا۔ حضرت ذیال بن عبید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ان کے

والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے حق میں دعائے خیر کے لئے عرض کیا : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹا! میرے پاس آؤ، حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اُن کے سر پر رکھا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے۔ حضرت ذیال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

فرأيتُ حنظلة يؤتي بالرجل الوارم وجهه وبالشاة الوارم ضرعها فيتفل في كفه، ثم يضعها علي صُلعته، ثم يقول : بسم االله علي أثر يد رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم، ثم يمسح الورم فيذهب.[3]

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ جب کسی شخص کے چہرے پر یا بکری کے تھنوں پر ورم ہو جاتا تو لوگ اسے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آتے اور وہ اپنے ہاتھ پر اپنا لعابِ دہن ڈال کر اپنے سر پر ملتے اور فرماتے بسم االله على اثر يد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اور پھر وہ ہاتھ ورم کی جگہ پر مل دیتے تو ورم فوراً اُتر جاتا۔"

حافظہ کا علاج:

نسیان ایک بیماری ہے۔ اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور حافظہ کمزور ہونے کی شکایت کرتا تو نبی اکرم ﷺ نسیان کی بیماری دور فرمایا کرتے۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (جو) قرآن (میں سے یاد کرتا) بھول جاتا۔ تو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا : یارسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں

فَضَرَبَ رَسُوْلُ االلهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ : أُخْرُجْ يَا شَيْطَانُ، مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدُ أُرِيْدُ حِفْظَهُ.[4]

---

[3] سیوطی، جلال الدین، الجامع الکبیر، ج:۲۰، ص:۱۵۸، حدیث:۲۹۵

[4] طبراني، المعجم الکبیر، ج:۹، ص:۴۷، حدیث:۸۳۴۷

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ)اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوت حافظہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہے۔ آپ سے جتنی احادیث مروی ہیں کسی دوسرے صحابی سے اتنی احادیث مروی نہیں۔لوگ حیران ہوتے تھے کہ سات ہجری میں مسلمان ہوئے اور گیارہ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہوا۔ تو اتنا کم عرصہ میں اتنے زیادہ احادیث کیسے یاد کیے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے مہاجر بھائی تجارت پیشہ تھے۔ بازار آتے جاتے تھے۔ انصار بھائی کسان تھے۔ اس لئے ان لوگوں کو کم وقت صحبت میں ملتا تھا۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اصحاب صفہ مساکین میں سے ایک مسکین تھا جو نبی علیہ السلام کی خدمت سے جو پیش کیا جاتا اس پر صبر کرتا تھا اور زندگی گزارتا تھا اور باقی اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم وقت کم ملنے کی وجہ سے کم احادیث یاد کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں :

"قلتُ : يا رسول االله، إني أسمع منک حديثاً كثيراً فأنساه؟ قال : أبسط، رداء ک، فبسطتُه، قال : فغرف بيديه فيه، ثم قال : ضمه فضممته، فما نسيتُ شيئاً بعده."

میں نے عرض کیا : یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیک وسلم سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی چادر پھیلا؟ میں نے پھیلا دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لپ بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لے۔ میں نے ایسا ہی کیا، پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔"

پنڈلی کا درد رفع ہو جانا:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کا درد دم کر کے دور فرمایا۔ چنانچہ حضرت یزید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا : یہ زخم مجھے غزوہ خیبر میں آیا تھا۔

لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔فَنَفَثَ فِيْهِ ثَـلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ پھونک مار کر دم کیا تو اس کے بعد مجھے پھر کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔"[5]

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا آشوب چشم کا مرض ختم ہو جانا:

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم کا مرض لاحق ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو فوراً مرض ختم ہو گیا۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا:

"لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُـولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُـولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْـبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُـولِ اللَّهِ صَـلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُـولَ اللَّهِ يَشْـتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُـــولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ".

"البتہ دوں گا میں یہ جھنڈا اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ محبت کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔" پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ جھنڈا اس کو ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟" لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھر ان کو بلا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ تکلیف نہ تھی۔ پھر

---

[5] بخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المغازي، باب غزوة خیبر، ج:۴، ص:۱۵۴۱، حدیث:۳۹۶۹

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے، پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔"[6]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی اور اپنے مبارک پاؤں سے ٹھوکر ماری جس سے وہ مکمل صحت یاب ہو گئے۔ روایت کے الفاظ ہیں :فضربنی برجله، و قال : ''اللهم اشفه، اللهم عافه'' فما اشتکیت وجعي ذالک بعد. "پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں مجھے مارا اور دعا فرمائی: اے اللہ! اسے شفا دے اور صحت عطا کر۔ (اس کی برکت سے مجھے اسی وقت شفا ہو گئی اور) اس کے بعد میں کبھی بھی اس بیماری میں مبتلا نہ ہوا۔"[7]

حضرت کبشہ انصاریہ کا عمل:

حضرت عبدالرحمن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی جنہیں حضرت کبشہ انصاریہ رضي الله عنہا کہا جاتا تھا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں ان کے پاس ہی ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا"فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ االلهِ صلى الله عليه وآله وسلم . آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو انہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لئے کاٹ کر رکھ لیا۔[8]

امام نووی ؒ نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان کیا ہے: اور امام ترمذیؒ اور دیگر محدثینؒ نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ

---

[6] مسلم الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ج:۴، ص:۱۸۷۱، حدیث:۲۴۰۴

[7] نسائي، السنن الکبریٰ، ج:۶، ص:۲۶۱، حدیث:۱۰۸۹۷

[8] ترمذي، السنن، کتاب الأشربۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ماجاء في الرخصۃ في ذلک، ج:۴، ص:۳۰۶، حدیث:۱۸۹۲

تھے اس میں سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔" امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو اسباب تھے۔

"أَحَدُهُمَا : أَنْ تَصُوْنَ مَوْضِعًا أَصَابَهُ فَمُ رَسُوْلِ االلهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ أَنْ يَبْتَذِلَ وَيَمَسَّهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِيُّ : أَنْ تَحْفَظَهُ لِلتَّبَرُّكِ بِهِ وَالِاسْتِشْفَاءِ."

پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کی اس چیز سے حفاظت کی جائے کہ اس جگہ کی کوئی بے ادبی نہ کر سکے اور ہر کوئی نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے ذریعے تبرک حاصل کریں اور شفا حاصل کریں۔"

حضرت ابوذر کی آنکھ ٹھیک ہو جانا:

غزوہ احد میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہو گئی۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن لگایا تو آنکھ نہ صرف ٹھیک ہو گئی بلکہ دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حضرت عبد الرحمن بن حارث بن عبید رضی اللہ عنہم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

" أُصِيْبَتْ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ رضى الله عنه يَوْمَ أُحُدٍ فَبَزَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ."

غزوہ اُحد کے دن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آنکھ ضائع ہو گئی تو اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو یہ آنکھ (اسی وقت ٹھیک ہو کر) دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔[9]

بینائی کا واپس لوٹ آنا:

حضرت حبیب بن ابی فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں سفید موتیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پھونک ماری تو آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ حضرت عبد العزیز بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے قبیلہ بنو سلامان بن سعد کے ایک آدمی نے اپنی ماں سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے ماموں حضرت حبیب بن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

[9] ابو یعلی، المسند، ج:۳، ص:۱۲۰، حدیث:۱۵۵۰

وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیونکہ ان کی دونوں آنکھوں میں سفید موتیا تھا اور وہ ان سے کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا:

"كُنْتُ أَمْرُنُ جَمَلاً لِي فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بِيْضِ حَيَةٍ، فَأُصِيْبَ بَصَرِي، فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي عَيْنَيْهِ، فَأَبْصَرَ قَالَ : فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَأَنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبَيَضَتَانِ."[10]

میں اپنے ایک اونٹ کے پاؤں کے نچلے حصے پر تیل ملا کرتا تھا پس اس دوران میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تو اس سے میری بینائی چلی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی آنکھوں میں پھونک ماری تو وہ (پہلے کی طرح) دیکھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں میں نے انہیں دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے جب کہ ان کی عمر اسّی سال تھی اور ان کی آنکھوں میں سفید موتیا بھی تھا۔"

دستِ شفا سے ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی:

حضرت عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست شفا پھیرا تو پنڈلی بالکل درست ہو گئی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عتیک دشمن رسول ابو رافع یہودی کو جہنم رسید کر کے واپس آرہے تھے کہ اُس کے مکان کے زینے سے گر گئے اور اُن کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ٹانگ کھولو۔ وہ بیان کرتے ہیں: فبسطتُ رجلى، فمسحها، فكأنّما لم أشتكها قط. میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دستِ شفا پھیرا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم کے پھیرتے ہی میرے پنڈلی ایسی درست ہو گئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی ہی نہ تھی۔[11]

موئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بیمار شفایاب ہوئے

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

[10] ابن أبي شيبة، المصنف، ج:۵، ص:۴۵، حدیث:۲۳۵۶۳

[11] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قتل أبي رافع عبد الله، ج:۵، ص:۹۱، حدیث:۴۰۳۹

أرسلَني أهلي إلى أم سلمة بقدح من ماء، و قبض إسرائيل ثلاث أصابع من فضة فيه شعر من شعر النبي صلي الله عليه وآله وسلم، و كان إذا أصاب الإنسانَ عين أو شئ بعث إليها مِخْضَبَة. فاطلعت في الجُلْجُل فرأيتُ شعراتٍ حمرًا.[12]

"مجھے میرے گھر والوں نے حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا (ایک چاندی کا) پیالہ دے کر بھیجا۔ (اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑ کر اس پیالے کی طرح بنائیں) جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک تھا، اور جب کبھی کسی کو نظر لگ جاتی یا کچھ ہو جاتا تو وہ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کے پاس (پانی کا) برتن بھیج دیتا۔ پس میں نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو میں نے چند سرخ بال دیکھے۔"

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے برکت حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ اگر کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیمار ہو جاتا تو وہ اپنی بیوی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس برتن دیکر بھیجتے جس میں پانی ہوتا اور وہ اس پانی میں سے بال مبارک گزار دیتیں اور بیمار وہ پانی پی کر شفایاب ہو جاتا اور اس کے بعد موئے مبارک اس برتن میں رکھ دیا جاتا۔"

موئے مبارک کی برکت سے شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی صحت یابی

موئے مبارک کے کرامات وبرکات کے حوالے سے ائمہ وصالحین کے بعض ذاتی مشاہدات کا ذکر بھی کتب سیر وتواریخ میں ملتا ہے۔ ائمہ متاخرین میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم علمی وفکری شخصیت سے کون متعارف نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنی کتاب "الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" اور "انفاس العارفین" میں اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی قدس سرہ العزیز کی بیماری کا واقعہ ان کی زبانی خود بیان کیا ہے:

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ اتنا سخت بخار ہوا کہ زندہ بچنے کی امید نہ رہی۔ اسی دوران مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی، اندریں حال میں نے حضرت شیخ عبد العزیز کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیٹے عبد الرحیم (مبارک ہو)!

---

[12] محمد بن عبد اللہ الخطیب، مشکاۃ المصابیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الثالث، ج:۲، ص:۱۲۸۷، حدیث:۴۵۶۸

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لانے والے ہیں اور سمت کا تعین کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرف تمہاری پائنتی ہے اس طرف سے آپ تشریف لائیں گے۔ سو تمہارے پاؤں اس رخ پر نہیں ہونے چاہئیں۔ مجھے غنودگی کے عالم سے کچھ افاقہ ہوا مگر بولنے کی طاقت نہ تھی چنانچہ حاضرین کو اشارے سے سمجھایا کہ میری چارپائی کا رخ تبدیل کر دیں بس اسی لمحے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"كيف حالك يا بنى؟

بیٹے عبد الرحیم! تمہارا کیا حال ہے؟"

بس پھر کیا تھا آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیریں گفتار اور رس بھرے بول نے میری دنیا ہی بدل دی جس سے مجھ پہ وجد و بکاء اور اضطراب کی عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سرہانے تشریف فرما تھے اور مجھے اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھے۔ فرطِ جذبات سے مجھ پر گریہ وزاری کی وہ کیفیت طاری ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قمیص مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا اور آہستہ آہستہ اس رقت و گداز سے مجھے قرار و سکون نصیب ہوا۔ اچانک میرے دل میں خیال گزرا کہ میں تو مدت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کا آرزو مند ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا اکرم ہو گا اگر اس وقت میری یہ آرزو پوری فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس خیال سے آگاہ ہوئے اور اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو موئے مبارک میرے ہاتھ میں تھما دیئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میں تو شاید خواب دیکھ رہا ہوں جب بیدار ہوں گا تو خدا جانے یہ بال محفوظ رہیں یا نہ رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خیال کو بھی جان گئے اور فرمایا کہ یہ عالم بیداری میں بھی تیرے پاس محفوظ رہیں گے۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے صحتِ کلی اور درازیٔ عمر کی بشارت عطا فرمائی۔ مجھے اسی لمحے افاقہ ہوا اور میں نے چراغ منگوا کر دیکھا تو وہ موئے مبارک میرے ہاتھ سے غائب تھے، اس پر مجھے سخت اندیشہ اور پریشانی لاحق ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے آگاہ فرمایا کہ بیٹے میں نے دونوں بالوں کو تیرے تکیہ کے نیچے رکھا ہے یہ وہاں سے تجھے ملیں گے۔ جب مجھے افاقہ ہوا تو میں اٹھا اور انہیں اسی جگہ پایا۔ میں نے تعظیم و اکرام کے ساتھ انہیں ایک جگہ محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد بخار ختم ہوا، تمام کمزوری دور ہو گئی اور مجھے صحتِ کلی نصیب ہوئی۔

ان موئے مبارک کے خواص میں سے تین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ یہ آپس میں جڑے ہوئے رہتے تھے جوں ہی درود شریف پڑھا جاتا یہ دونوں الگ الگ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے اور درود شریف ختم ہوتے ہی پھر اصلی حالت اختیار کر لیتے تھے۔

2۔ ایک مرتبہ تین منکرین نے امتحان لینا چاہا اور ان موئے مبارک کو دھوپ میں لے گئے۔ غیب سے فوراً بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس نے ان موئے مبارک پر سایہ کر لیا حالانکہ اس وقت چلچلاتی دھوپ پڑ رہی تھی۔ ان میں سے ایک تائب ہو گیا۔ جب دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو باقی دونوں بھی تائب ہو گئے۔

3۔ ایک مرتبہ کئی لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لئے جمع ہو گئے۔ شاہ صاحب نے ہر چند کوشش کی مگر تالا نہ کھلا۔ اس پر شاہ صاحب نے مراقبہ کیا تو پتہ چلا کہ ان میں ایک شخص جنبی ہے۔ شاہ صاحب نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو تجدید طہارت کا حکم دیا، جنبی کے دل میں چور تھا، جوں ہی وہ مجمع میں سے نکلا فوراً قفل کھل گیا اور سب نے موئے مبارک کی زیارت کر لی۔

لعابِ دہن سے حصولِ برکت

مستند احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماروں کو دم فرماتے اور اپنا مبارک لعابِ دہن اپنی انگشتِ شہادت سے زمین پر ملتے اور اسے منجمد کر کے بیمار شخص کی تکلیف کی جگہ پر ملتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفایابی کی دعا فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ جب کسی انسان کو تکلیف ہوتی یا کوئی زخم ہوتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا لعاب دہن مٹی کے ساتھ ملا کر لگاتے اور اس کی شفایابی کے لئے یہ مبارک الفاظ دہراتے:

بِسم االله، تُربةُ أرضِنا، بريقة بعضنا، يُشفَى سَقِيْمُنا، بِإذنِ رَبِّنا.[13]

”اللہ کے نام سے شفا طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا لعاب اللہ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

---

[13] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، ج:۵، ص:۲۱۶۸، حدیث:۵۴۱۳

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ "ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے" سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم فرماتے وقت مبارک لعابِ دہن لگایا کرتے تھے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا لعابِ دہن اپنی انگشتِ شہادت پر لے کر زمین پر ملتے اور اسے منجمد کر کے اسے تکلیف یا زخم کی جگہ پر ملتے اور ملتے ہوئے حدیث میں مذکورہ بالا الفاظ ارشاد فرماتے۔" امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس حدیث سے ہر بیماری میں دم کرنے کا جواز ثابت ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان یہ امر عام اور معروف تھا۔" انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی انگلی مبارک زمین پر رکھنا اور اس پر مٹی ڈالنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دورانِ دم ایسا عمل کرنا درست اور جائز ہے۔۔۔۔ اور بیشک اس سے اسماءِ الٰہی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار سے تبرک حاصل کرنا ثابت ہے، پھر دم اور اسماء مبارکہ وغیرہ کے اثرات اس قدر حیران کن ہیں جن کی حقیقت سے عقل ماؤف ہو جاتی ہے۔"[14]

پھر والد بزرگوار نے عمر کے آخری حصے میں ان کو بانٹ دیا جن میں ایک مجھے بھی مرحمت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔[15]

"میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دستِ شفا پھیرا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم کے پھیرتے ہی میرے پنڈلی ایسی درست ہو گئی کہ گویا کبھی وہ ٹوٹی ہی نہ تھی۔"

چادرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی شفایابی

صاحبِ "قصیدہ بردہ شریف" امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ اپنے زمانے کے متبحر عالمِ دین، شاعر اور شہرۂ آفاق اَدیب تھے۔ اللہ گ نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جنکی بناء پر اُمراء اور سلاطینِ وقت ان کی بہت قدر و منزلت کرتے تھے۔ ایک روز وہ کہیں جا رہے تھے کہ سرِ راہ اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے سے آپ کی ملاقات ہوئی، انہوں نے آپ سے پوچھا: بوصیری! کیا تمہیں کبھی خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

[14] عسقلانی، فتح الباری، ج:۱۰، ص:۲۰۸

[15] شاہ ولی اللہ، انفاس العارفین، ص:۴۱، ۴۰

وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے؟ اس کا آپ نے نفی میں جواب دیا لیکن اس بات نے ان کی کایاپلٹ دی اور دل میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت کا جذبہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال میں مستغرق رہتے اور اسی دوران کچھ نعتیہ اشعار بھی کہے۔

پھر اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا جس سے ان کا آدھا جسم بیکار ہو گیا، وہ عرصہ دراز تک اس عارضے میں مبتلا رہے اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس مصیبت و پریشانی کے عالم میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے پہلے تو دنیاوی حاکموں اور بادشاہوں کی قصیدہ گوئی کرتا رہا ہوں کیوں نہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر اپنی اس مرضِ لا دوا کے لئے شفاء طلب کروں؟ چنانچہ اس بیماری کی حالت میں قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو مقدر بیدار ہو گیا اور خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوئے۔ عالم خواب میں پورا قصیدہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھ کر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام سے اس درجہ خوش ہوئے کہ اپنی چادر مبارک ان پر ڈالی اور پورے بدن پر اپنا دستِ شفاء پھیرا جس سے دیرینہ بیماری کے اثرات جاتے رہے اور آپ فوراً شفایاب ہو گئے۔ اگلے دن صبح صبح آپ اپنے گھر سے نکلے اور سب سے پہلے جس سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ اس زمانے کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابو الرجاء تھے۔ انہوں نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ قصیدہ جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے مجھے بھی سنا دیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کونسا قصیدہ؟ انہوں نے کہا: وہی قصیدہ جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيِ سَلَم

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰي مِنْ مَقْلَةٍ بِدَمِ

''کیا تو نے ذی سلم کے پڑوسیوں کو یاد کرنے کی وجہ سے گوشۂ چشم سے بہنے والے آنسو کو خون میں ملا دیا ہے؟''

آپ کو تعجب ہوا اور پوچھا کہ اس کا تذکرہ تو میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کیا پھر آپ کو کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب آپ یہ قصیدہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشی

کا اظہار فرمارہے تھے تو میں بھی اسی مجلس میں ہمہ تن گوش اسے سن رہا تھا۔ جس کے بعد یہ واقعہ مشہور ہو گیا اور اس قصیدہ کو وہ شہرتِ دوام ملی کہ آج تک اس کا تذکرہ زبانِ زدِ خاص و عام ہے اور اس سے حصولِ برکات کا سلسلہ جاری ہے۔[16]

چونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے خوش ہو کر اپنی چادر مبارک ان کے بیمار جسم پر ڈالی تھی اور پھر اپنا دست شفاء بھی پھیرا تھا جس کی برکت سے وہ فوراً شفاء یاب ہوئے لہٰذا اس چادرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے اس قصیدہ کا نام "قصیدہ بردہ" مشہور ہوا۔

شدید درد کا ازالہ

ابو جعفر احمد بن عبد المجید جو کہ بہت بڑے عالم با عمل اور متقی و پرہیز گار شخص تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک طالبِ علم کو نعلین مبارک کا نقش بنوا دیا۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے گذشتہ رات اس نقش کی ایک حیران کن برکت کا مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کونسی ایسی عجیب برکت دیکھی ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ میری اہلیہ کو اچانک اتنا شدید درد ہوا کہ جس کی وجہ سے وہ قریب المرگ تھی پس میں نے نعلین پاک کا یہ نقش اس کے درد والی جگہ پر رکھا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:

"اللّٰهُمَّ أرِنَا بَرَكَة صاحب هٰذا النَعلِ"

"اے اللہ! آج ہم پر صاحبِ نعل (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی برکت و کرامت ظاہر فرمادے۔"

اس طالبِ علم نے بیان کیا کہ پس اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری اہلیہ کو فوراً شفاعطا فرمائی۔[17]

برکاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی جاری و ساری ہیں اور جس نے بھی اس قصیدہ کو درمان طلبی کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا، اللہ رب العزت نے اسے بامراد کیا۔ اس کی برکت سے بہت سوں کو فالج سے صحت یابی اور آشوبِ چشم کی شدت سے نجات ملی اس طرح بہت سے دیگر پریشان حال لوگوں کے دینی و دنیاوی اُمور آسان ہوئے۔

مضر پھوڑے سے شفایابی

---

[16] خربوتي، عصيدة الشهدة شرح قصيدة البردة، ص:٣

[17] قسطلاني، المواهب اللدنية، 2 : 466، 467

1۔ شیخ عبد الخالق بن حب النبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال نصف رمضان کو مجھے ایک پھوڑا نکل آیا اور کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف لاحق ہوئی۔ میں اس مرض کے ماہر اطباء اور جراح کے پاس گیا مگر کوئی بھی اس تکلیف کو سمجھ سکا اور نہ کوئی اس کا علاج تجویز کر سکا۔ مجھے شدت تکلیف نے بے چین کیا ہوا تھا۔ پھر جب اچانک مجھے اس نقشِ نعلِ مبارک کے فضائل و برکات یاد آئے تو میں نے اس نقش کو جائے تکلیف پر رکھا اور دعا کی :

اللّٰهُمَّ إِنّي أسأَلُکَ بِحَقِّ نَبِیّکَ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم مَن مشي بالنعل أن تُعَافِيني مِن هٰذا المرض يا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

"اے اللہ! تجھ سے تیرے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ دیتے ہوئے سوال کرتا ہوں جو کہ اس نعل مبارک میں چلتے رہے ہیں جس کا یہ نقش ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے پروردگار! مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرما۔"

وہ فرماتے ہیں خدا کی قسم مجھے ایک دن کے اندر ایسا افاقہ ہوا گویا کہ تکلیف تھی ہی نہیں۔"[18]

2۔ اسی طرح ان کی ایک بچی تھی جس کی آنکھیں ایسی خراب ہوئیں کہ اطباء اسکے علاج سے عاجز آ گئے ایک دن اس بچی نے ان سے کہا: میں نے سنا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعل پاک کے نقش کے بہت زیادہ فوائد و برکات ہیں مجھے بھی لا کر دیں، پس انہوں نے اس کو نقش مبارک دیا، اس بچی نے نقش کو اپنے آنکھوں پر رکھا تو نقشِ نعلین پاک کی برکت سے اس کی آنکھوں کی بیماری ختم ہو گئی۔

نتائج البحث:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی برکات عام ہیں اور بہت سارے لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کی برکت سے شفایابی پائی۔ دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ دوسروں کو فیض یاب کرتے رہے۔ دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کے بال عمر بھر سیاہ رہے۔ بکری کے خشک تھنوں میں دودھ اُتر آیا۔ دستِ شفا سے حضرت عبد اللہ بن عتیک کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ

[18] مقري، فتح المتعال في مدح النعال: 470، 471

گئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینے پر پھیرا جس کی برکت سے انہیں کبھی کوئی فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہوئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے برکت حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ موئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے بیمار شفایاب ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پس مرگ بھی موئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حصول برکت کے خواہاں تھے۔ موئے مبارک کی برکت سے شاہ عبدالرحیم کو صحت یابی ملی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو لعاب مبارک کی برکت سے شفا ملی۔ جبۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کیا گئی۔ چادر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے امام بوصیری شفایاب ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشکیزہ اور عصا مبارک سے برکت اور شفایابی حاصل کی۔